ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

جنسی ہراسانی کے اسباب و تدارک: اسلامی اور بین الاقوامی قوانین کی تناظر میں ایک تقابلی جائزہ

Sexual Harassment, Causes, and Remedies: A Comparative Review in the Context of Islamic and International Laws

Dr. Shakeel Ur Rahman
Ex-Lecturer Department of Islamic Studies women sub Campus, UoM

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad
Associate Professor/Chairman Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat

Dr. Zia Ud Din*
Lecturer Islamic Studies, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat

Abstract
Sexual harassment is a serious social and ethical issue that negatively affects individuals at personal, social, and professional levels. This research study introduces sexual harassment, significance of the issue, types and causes of harassment i,e; social, psychological and economical etc. It is also examining harassment from the perspective of shariah and that of International law for the purpose of comparative assessment of the causes and remedies to sexual harassment as well. It is found that Shariah provides a well balanced approach to sexual harassment based on ethical and moral principles, while international Law does not deal it properly. therefore, the findings suggest that a comprehensive combination of Islamic principles and international policies may offer a balanced solution to the issue of sexual harassment on a global scale.

Keywords: Sexual Harassment, Islamic Law, International Law, Ethical Issue, Shariah Principles, Social Factors, Psychological Factors

تعارف:

جنسی ہراسانی ایک ایسا سماجی مسئلہ ہے جو دنیا کے مختلف معاشروں میں مرد اور خواتین کی کثرت سے میل جول کی وجہ سے وقوع پذیر ہے۔ جس کے نتیجے میں جہاں متاثرہ مرد اور خاتون کی عزت نفس مجروح ہو جاتا ہے بلکہ ان کے سماجی، نفسیاتی اور پیشہ ورانہ زندگی بری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ اسلامی معاشرتی نظام، جو انسانیت کو اعلیٰ اخلاقی اقدار فراہم کرتا ہے، اس مسئلے کے تدارک کے لیے جامع رہنمائی پیش کرتا ہے۔ عالمی سطح پر بھی اس حوالے سے مختلف بین الاقوامی قوانین، معاہدات اور دستاویزات موجود ہیں جس میں جنسی ہراسانی ختم کرنے اور متاثرہ افراد کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہیں، لیکن ان کے عملی نفاذ اور تاثیر میں متعدد چیلنجز در پیش ہیں۔ مقالہ ہٰذا میں سب سے پہلے، اسلامی شریعت کے اصولوں اور تعلیمات کی روشنی میں جنسی ہراسانی کے اسباب اور

* Email of corresponding author: ziaud_din@hotmail.com

تدارک کے لئے قوانین کا تجزیہ کرنے کے بعد بین الاقوامی قوانین[1] اور معاہدات کی روشنی میں اس مسئلے کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اس کے اسباب اور ان کے تدارک کے لیے موجودہ عالمی کوششوں کو سمجھا جاسکے۔ آخر میں، اسلامی قوانین اور بین الاقوامی قوانین کے مابین ایک تقابلی جائزہ اور اس کی روشنی میں قابل عمل حل پیش کیا گیا ہے۔

جنسی ہراسانی کی تعریف:

اسلامی قانون میں جنسی ہراسانی سے متعلق باضابطہ طور پر مخصوص کوئی تعریف نہیں ملتی البتہ اسلامی تعلیمات اور فقہ کی رو سے یہ ایک غیر قانونی اور غیر اخلاقی عمل ضرور قرار دیا گیا ہے۔ کیوں کہ اسلام انسانی عزت، وقار، آبرو اور حیاء کی حفاظت پر زور دیتا ہے۔ لہذا انہی تعلیمات کی روشنی میں جنسی ہراسانی کی تعریف پر روشنی ڈالی جائے گی۔

عربی لغت میں جنسی ہراسانی کے لئے لفظ "التحرش الجنسی" آیا ہے۔

التحرش، الجنسی کی لغوی تعریف:

المعجم الوسیط کے مطابق "التحرش" کا مطلب ہے: اکسانا، اشتعال دینا، بھڑکانا، یا کسی کو مخالفت پر آمادہ کرنا۔

اور "الجنسی" یہ لفظ "جنس" سے ہے، جو مرد و عورت کے جسمانی تعلقات سے متعلق ہوتا ہے۔[2]

اصطلاحی تعریف: كل تصرف يصدر عن شخص تجاه آخر يدل على رغبة فى ارتكاب الفعل الجنسى المحرم، ويشكل مخالفة للدين والاخلاق ولالزمة"(3) ہر وہ عمل (زبان سے ادا کیے گئے الفاظ، جسمانی حرکت، اشارے، تحریری پیغام، یا کسی بھی قسم کی آواز) جو کسی شخص کی جانب سے دوسرے فرد کی طرف ہو، اور ممنوعہ یا غیر قانونی جنسی عمل کی طرف ترغیب یا دعوت کا مظہر ہو۔ یہ عمل دین، اخلاقیات، یا سماجی ضوابط کی خلاف ورزی پر مبنی ہوتا ہے اور اس میں عصمت دری، زنا، ہم جنس پرستی، یا دیگر غیر اخلاقی افعال شامل ہو سکتے ہیں۔۔ اس تعریف کی رو سے تمام غیر اخلاقی صورتیں اشارے، اقوال، افعال اور تحریرات جو عزت و ناموس، اور حقوق العباد کے احترام میں حائل تھیں، ممنوع اور ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی قانون میں جنسی ہراسانی کا تصور:

اسلامی قانون میں جنسی ہراسانی کے تصور کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام میں عزت و ناموس، اخلاقیات، اور حقوق العباد کا بہت زیادہ احترام اور اہمیت ہے۔ اسلام نے ان اصولوں کی حفاظت کے لیے جامع تعلیمات اور قوانین فراہم کیے ہیں جو نہ صرف پر امن بقائے باہمی، معاشرتی نظم و ضبط بلکہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ضابطہ اخلاق کے مطابق کسی بھی مومن مرد و عورت کی عزت و حیاء (modesty) کو اس کا ذاتی حق قرار نہیں دیا بلکہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنا حق قرار دیا۔ سورۃ یوسف میں غیر اخلاقی اعمال اور انہیں تحریک دینے والے تمام رویوں کو صریحاً فحاشی (Obscenity) کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم نے بے حیائی اور اسے پھیلانے والے ہر عمل کو واضح طور پر ایک جرم اور ناپسندیدہ فعل قرار دیا ہے۔۔ سورۃ یوسف میں مذکور واقعہ اس نکتے کی بہترین مثال فراہم کرتا ہے۔ ناجائز صنفی تعلقات کو قرآن کریم نے گمراہی اور فحاشی قرار دے کر قابلِ مذمت اور جرم ٹھہرایا ہے۔۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ(4)۔اور شہر کی عورتوں کہنے لگی کہ 'عزیز کی بیوی اپنے خادم / غلام کو بہکانے کے درپے ہوگئی ہے کیونکہ وہ اس کی محبت میں گرفتار ہوگئی ہے۔ ہم اسے واضح ضلالت میں پاتے ہیں۔

قرآنی استدلال: آیت میں لفظ "المراودۃ" کا مفہوم برائی اور خبیث خواہشات کی طرف مائل کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے، جو سیاق وسباق میں مزید واضح ہوتا ہے: كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ (5) یہاں "السوء" سے مراد وہ تمام خبیث ذرائع ہیں، جیسے غیر اخلاقی نظروں سے دیکھنا یا چھونے کی کوشش کرنا، جو کسی کو فحاشی یا ناجائز عمل کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ایسے اعمال کا مقصد جنسی اغراض پورا کرنا ہوتا ہے، جو "زنا" جیسی فحاشی پر منتج ہوتے ہیں۔ یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ ہر وہ عمل جو بے حیائی کو فروغ دے یا فحاشی کی طرف راغب کرے، وہ "السوء" یعنی برائی کے زمرے میں آتا ہے اور ایک جرم تصور کیا جاتا ہے۔(6)۔ اسی لئے قرآن مجید نے مؤمن مرد و عورت دونوں کو اپنی نگاہوں کو نیچے رکھنے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کی ہدایت کی ہے۔" قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ- وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ"(7)۔ اور اسی طرح سورۃ احزاب میں بھی اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے:" يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ" (8) اے نبی! اپنی ازواجِ مطہرات، اپنی صاحبزادیاں، اور مومن خواتین سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر چادریں (یا بڑی اوڑھنیاں) لٹکا لیا کریں۔ یہ ان کے لیے باعثِ شناخت ہوگا، تاکہ انہیں کسی قسم کی ایذا یا تکلیف نہ پہنچے۔ ان آیت میں واضح طور پر معاشرتی معاملات میں حجاب کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے تاکہ خواتین کی عزت اور تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔ اسی طرح حدیث ابو سعید خدریؓ میں بھی اس حوالے سے اصول مذکور ہے کہ کسی کو بھی نقصان کسی بھی صورت میں پہنچانا جائز نہیں ہے۔" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"(9)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ۔

جنسی ہراسانی کے اسباب:

بے حیائی: انسان میں شرم و حیا ایک ایسا قدرتی وصف ہے جو اس کو ہر قسم کی برائیوں، فحش کاموں اور ناپسندیدہ اعمال سے محفوظ رکھتا ہے اور اچھے اور نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔ لغت میں حیا گھناؤنے اور برے کاموں سے رک جانا ہے: **"الحياء انقباض النفس عن القبائح "**(10) یعنی نفس کا برے اور گھناؤنے کاموں سے رک جانا۔ اسی بناء پر اسلام نے غیر محرم مرد و عورت کے درمیان محبت کے تعلقات، معاشقہ یا غیر ضروری دوستانہ تعلقات کو ایک ناپسندیدہ اور غیر اخلاقی عمل قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ" (11)۔ پس تم ان (لونڈیوں) کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور انہیں دستور کے مطابق ان کے مہر دو، جبکہ وہ نکاح میں لائی گئی ہوں، بدکاری کرنے والی نہ ہوں اور نہ چوری چھپکے آشنا بنانے والی ہوں۔" اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں کے لیے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کا جواز بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ"(12) اور تمہارے لئے پاک دامن مسلمان عورتیں اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں حلال ہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، جبکہ تم انہیں ان کے مہر

دے دو، نیز انہیں نکاح کی قید میں لانے والے بنو نہ کہ بدکاری کرنے والے اور نہ چھپی آشنائی رکھنے والے۔ مذکورہ دونوں آیاتِ میں اللہ تعالیٰ نے غیر محرم لڑکے اور لڑکی کے بغیر نکاح کے دوستیوں کو پاکدامنی (chasteness) اور حیاء (Modesty) کے منافی قرار دیا ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں ہے: قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ[13] اے نبی، فرمادیجیے: میرا رب بے حیائی کے تمام کاموں کو حرام ٹھہرا چکا ہے، چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے: "بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ، چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ "وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ"[14]۔ اور حدیث میں اسے دین اسلام کا اخلاق قرار دیا گیا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے: "لکل دین خلق ،وخلق الاسلام الحیاء"[15] ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک دوسری روایت میں یوں ذکر کی گئی ہے: "ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ،اذا لم تستحی فاصنع ما شئت"[16] جب تجھ میں حیا نہیں رہی تو جو تیرا جی چاہے کر لے۔

اولاد کی تربیت میں غفلت برتنا:

اسلام نے بچپن ہی سے اپنے اولاد کی تربیت پر خصوصی توجہ دینے کی تاکید کی گئی ہے۔ ای روایت میں مذکور ہے: "ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن "[17]۔ کسی والد نے اپنی اولاد کو اچھا ادب سکھانے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ اسی طرح ایک اور روایت میں مذکور ہے: لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع"[18]۔ انسان کا اپنی اولاد کو اچھے اخلاق اور تہذیب سکھانا ایک صاع صدقہ دینے سے زیادہ افضل ہے۔

بدنگاہی:

قرآن مجید میں خصوصی طور پر اس حوالے سے دونوں صنفوں مرد و عورت کو مخاطب کر کے بالترتیب فرمایا گیا:: "قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم"[19] مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی یہی حکم کیا گیا۔ "وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن" [20] اور مومن عورتوں سے فرمادیجیے کہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں۔ امام ابو بکر جصاصؒ بیان کرتے ہیں کہ آیت کا ظاہر یہی بتاتا ہے کہ ہمیں ہر اس چیز سے اپنی نگاہیں ہٹانے کا حکم دیا گیا ہے جس پر نظر ڈالنا شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔۔[21]

عورتوں کا غیر ضروری اکیلے گھر سے باہر جانا:

عورتوں کی عزت اور وقار ان کے گھروں میں سکونت اختیار کرنے میں ہے۔ ارشاد ہے: " وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی"[22] یعنی اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح زیب و زینت کا اظہار نہ کرو۔ یعنی بلا ضرورت اور بھن ٹھن کر گھر سے باہر نکلنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت دال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"صنفان من اھل النارلم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بہ الناس ،ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات ،رءوسھن کاسنمۃالبخت المائلۃ ، لا یدخلن الجنۃ ، ولا یجدن ریحھا ،وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ کذا وکذا" [23] دوزخ والوں

کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود مردوں کی طرف مائل ہوں گی، ان عورتوں کے سر بُختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (یعنی دور) سے محسوس کی جاسکتی ہے۔

مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط:

جنسی جرائم میں ایک سبب مردوں اور عورتوں کا آزادانہ باہمی اختلاط جنسی جرائم کے اسباب میں سے ہیں۔ اسلام نے وہ دروازیں بند کی ہیں جو ان جرائم تک پہنچ جاتی ہیں۔ امہات المؤمنین تو امت کی مائیں ہیں ان سے فحش اور برائی کا صدور کا تصور بھی ایک مؤمن نہیں کر سکتا پھر بھی امت کو سمجھانے کئے لئے اللہ تعالی فرماتے ہے:"اذا سالتموهن متاعا فا سئلوهن من وراء حجاب"([24]) اور جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ شریعت نے عورتوں کو ضرورت اور مجبوری کے بغیر گھروں سے باہر جانے سے سختی سے منع کیا ہے، جیسا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:لا يخلون رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم([25]) کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو، یہاں تک کہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو۔ ایک اور حدیث میں فرمایا:"الا لايبيتن رجل عند امراة ثيب"([26]) کوئی بھی مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ رات نہ گزارے۔۔

نکاح میں تاخیر:

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ:"من استطاع الباءة فليتزوج"([27]) جو شخص شادی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اسے چائے کہ شادی کرے۔ اس لئے کہ نکاح پاکدامنی، عفت اور نسل انسانی کے تحفظ اور صالح معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نکاح میں جتنی تاخیر ہوگی اتنا ہی وہ معاشرہ بے راہ روی اور بداخلاقیوں میں گھر جائے گا۔

سوشل میڈیا پر فحاشی اور اس کے اثرات:

سوشل میڈیا آج کے دور میں معلومات اور تفریح کا اہم ذریعہ ہے، لیکن اس کا غلط استعمال معاشرتی بگاڑ اور اخلاقی فساد کا سبب بن رہا ہے۔ فحاشی پھیلانے والا مواد نوجوان نسل کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کو متاثر کر رہا ہے۔ یہ نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر معاشرے کے اخلاقی ڈھانچے کو کمزور کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق فحاشی کو روکنا اور ایسے عوامل سے اجتناب کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فحاشی پھیلانے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: "إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ"([28]) بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی (فحاشی) پھیل جائے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اسلامی ضابطہ اخلاق میں جنسی ہراسانی کا تدارک اور روک تھام:

قرآن مجید میں اس حوالے سے واضح احکامات دیے گئے ہیں جو سماجی امن اور پاکیزگی اور افراد کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

نگاہوں کی حفاظت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا: "قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّواْ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُواْ فُرُوجَهُمْۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْۗ"(29) مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی طرح مومن عورتوں کو بھی نظریں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔

پردے کی اہمیت:

خواتین کو واضح حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زینت کو چھپائیں اور نامحرموں کے سامنے اپنی ظاہری زیب وزینت کا اظہار نہ کریں: "وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَاۖ"(30) اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے، اور اپنے دوپٹوں کو اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں۔

غیر ضروری میل جول سے اجتناب:

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو نرم لہجے میں بات کرنے سے گریز کرنے کا حکم دیا تاکہ دل میں کسی قسم کا غلط خیال پیدا نہ ہو: "يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا"(31) اگر تم اللہ سے خوف کھاتی ہو تو نرمی کے ساتھ بات نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ دل کا فساد رکھنے والا شخص تمہاری باتوں سے فریب کھا جائے۔

سنت نبوی ﷺ سے رہنمائی:

غیرت اور حیا کا فروغ:

نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ"(32) ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔ حیا انسان کو برے اعمال سے باز رکھتی ہے اور معاشرتی خرابیوں سے بچاتی ہے۔

تنہائی میں اختلاط سے ممانعت:

نبی ﷺ نے فرمایا: "مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ الشَّيْطَانُ ثَالِثَهُمَا."(33) کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے، کیونکہ ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

قانونی سزا کا نظام:

اسلام نے زنا اور فحاشی کے جرائم کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں تاکہ ایسے اعمال سے روکا جا سکے جس سے معاشرے کے امن کو نقصان ہو: چنانچہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُواْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ"(34) جو مرد یا عورت زنا کرے، تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں۔ آبروریزی اور جنسی طور پر کسی کو نشانہ بنانے کے بارے میں چند احادیث قابل ذکر ہیں: ارشاد نبوی ﷺ ہے: "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن(35) زانی اس وقت زنا نہیں کرتا جب وہ مومن ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا: إِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ"(36)

تمہارا خون، تمہارا مال، اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں ایک دوسرے کے لیے محترم ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے: "من رأيتموه يُفْسِدُ في الأرض أو ينتهك أعراض الناس فاقطعوا يده" (37) یعنی جسے تم زمین میں فساد کرتے یا لوگوں کی عزتوں کو پامال کرتے دیکھو، اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ یہ احادیث ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ زنا اور آبروریزی ایک سنگین گناہ ہے اس کا نہ صرف دنیوی بلکہ اخروی عذاب بھی ہے۔ اسلام میں کسی کی عزت پامال کرنا بڑا جرم تصور کیا جاتا ہے اور اس کے بارے میں سخت اقدامات کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ معاشرتی فحاشی سے بچا جا سکے۔

فقہ اسلامی میں جنسی ہراسانی کی سزا اور اس کے اصول:

اسلامی فقہ میں کسی بھی ایسی حرکت جس سے کسی کی عزت و ناموس پر حملہ ہو، جرم قرار دی گئی ہے اور اس کے لئے سزا تجویز کی گئی ہے۔ اسلامی قوانین میں ایسے جرائم کی روک تھام اور سزا دینے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔۔ فقہائے کرام نے فرمایا ہے: "كُلُّ مَا يُؤَدِّي إِلَى فِتْنَةٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْمُجْتَمَعِ فَهُوَ حَرَامٌ وَيَجِبُ دَفْعُهُ وَمَنْعُهُ بِالْقُدْرَةِ" (38) یعنی جو بھی چیز معاشرے میں فتنے یا فساد کا سبب بنے، وہ حرام ہے اور اس سے بچنا اور اس کو روکنا لازم ہے۔

اسلام کا نظام فوجداری (حدود اور تعزیرات) اور معاشرتی نظم و ضبط:

اسلامی قانون میں جنسی ہراسانی جیسے جرائم سے نمٹنے کے لیے حدود اور تعزیرات کے احکامات دیے گئے ہیں۔

حدود کی تعریف:

الحدود: "عقوباتٌ مقدّرةٌ شرعاً لا يجوز إسقاطها ولا الزيادة عليها، وهي حقّ لله تعالى" (39). حدود وہ شرعی طور پر مقرر سزائیں ہیں جنہیں نہ کم کیا جا سکتا ہے اور نہ زیادہ، اور یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہیں۔

حدود کے احکامات:

حدود، قرآن و سنت میں مقرر کردہ سخت قوانین ہیں جو کہ سنگین جرائم کی روک تھام کے لیے نافذ کیے گئے ہیں، جیسے کہ زنا، بدکاری، اور بہتان تراشی۔ زنا پر حدِ زنا اور بدکاری پر دیگر حدود کا حکم دیا گیا ہے، تاکہ لوگوں کی عزت و ناموس کو محفوظ رکھا جا سکے۔

ان حدود کے نفاذ کا مقصد جرائم کا سدباب اور معاشرتی امن کا قیام ہے تاکہ کسی کی عزت و ناموس پر حملہ نہ ہو۔

التعزير: "عقوبةٌ غير مقدّرةٍ شرعاً، تفوّض إلى الإمام أو الحاكم، بحسب المصلحة، لردع الجاني وزجره" (40)۔ تعزیر وہ سزا ہے جو شرعی طور پر مقرر نہ ہو، بلکہ امام یا حاکم کو تفویض کی گئی ہو تاکہ مصلحت کے مطابق مجرم کو باز رکھا جا سکے۔

تعزیرات کے احکامات:

تعزیرات، اسلامی قانون میں ایسے جرائم کے لیے ہیں جن سے متعلق قرآن و سنت میں کوئی مخصوص سزا نہیں دی گئی، بلکہ قاضی کو ان کی سزا کا تعین کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ شریعت کے اصولوں کی روشنی میں مناسب سزا تجویز کرے۔ تعزیری سزا کا مقصد مجرم کو اصلاح کی راہ دکھانا اور دیگر لوگوں کو عبرت دلانا ہے تاکہ معاشرتی نظم و ضبط برقرار رہے۔ تعزیرات میں جرمانے، قید، یا دیگر اصلاحی سزائیں شامل ہیں، جو کہ معاشرت میں برائی اور فساد کو روکنے کے لئے دی جاتی ہیں۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ میں کتاب

الحدود کے تحت زنا، فحاشی، اور ان کے سدباب کی وضاحت موجود ہے۔ اس میں فحاشی کے مختلف پہلوؤں اور ان پر مقرر حدود کو بیان کیا گیا ہے۔(41) اسی طرح اختلاط اور خلوت سے متعلق ہدایہ میں لکھا گیا ہے کہ مرد اور عورت کا غیر ضروری خلوت اختیار کرنا یا اختلاط باعثِ فتنہ ہے، اور شریعت نے اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔(42)

فقہ مالکی کی معتبر کتاب المدونۃ الکبریٰ میں معاشرتی خرابیوں کی روک تھام سمیت خاص طور پر خواتین کے حقوق اور ان کے تحفظ کے مسائل بھی درج ہیں چنانچہ بد نظری، غیر مناسب بات چیت اور چھیڑ چھاڑ کو گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے، اور اس کے لیے تعزیری سزاؤں کی گنجائش بیان کی گئی ہے۔(43) فقہ شافعی کی معتبر کتاب کتاب الام میں امام شافعیؒ نے زنا کے مقدمات، گواہوں کی شرائط، اور معاشرتی فتنوں کی روک تھام پر روشنی ڈالی ہے:(44) فتنہ سے بچاؤ سے متعلق کتاب الام میں بیان کیا گیا ہے کہ مرد و عورت کے درمیان فتنہ سے بچنے کے لیے معاشرتی حدود مقرر کرنا ضروری ہے، اور کسی بھی فتنہ کے انسداد کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے۔(45)

فقہ حنبلی کی معتبر کتاب المغنی لابن قدامہ میں زنا اور فحاشی کے انسداد اور روک تھام کے فقہی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا گیا ہے کہ اگر کوئی جرم حد کے معیار تک نہ پہنچے (مثلاً چھیڑ چھاڑ یا ہراسانی)، تو تعزیر کے ذریعے ایسے افراد کو سزا دی جا سکتی ہے، تاکہ معاشرتی نظم و ضبط برقرار رہے۔(46) المغنی میں ہے کہ ولی کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عورت کی عزت و ناموس اور وقار کی حفاظت خود کرے اور ایسے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرے جو عورت کو ہراساں کرتے ہیں۔(47)

اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کی جانب سے جنسی ہراسانی کے خلاف قوانین:

اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے جنسی ہراسانی کو ایک سنجیدہ مسئلہ قرار دیتے ہیں اور اس کے خاتمے کے لئے مختلف معاہدے اور قوانین بنائے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق، جنسی ہراسانی کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

> "Any unwelcome sexual advance, request for sexual favor, verbal or physical conduct, or gesture of a sexual nature that could reasonably be expected or perceived to cause offense, humiliation, or interference with work." It applies to situations where such behavior disrupts a professional environment or creates an intimidating, hostile, or offensive workplace. This includes single acts or repeated incidents"(48)۔
>
> کوئی بھی ناپسندیدہ جنسی پیش قدمی، جنسی احسان کی درخواست، یا الفاظ، حرکات یا جسمانی عمل جو جنسی نوعیت کے ہوں اور جن سے کسی کی دل آزاری، شرمندگی یا کام میں خلل پڑنے کا خدشہ ہو۔ یہ ایسے رویے کو شامل کرتی ہے جو پیشہ ورانہ ماحول کو متاثر کرے یا خوف و ہراس، معاندانہ، یا جارحانہ ماحول پیدا کرے۔ یہ ایک دفعہ کے واقعے یا بار بار ہونے والے واقعات پر مشتمل ہو سکتی ہے۔

مغربی قوانین میں جنسی ہراسانی کی تعریف:

مغربی قانون میں جنسی ہراسانی کی تعریف اکثر قومی یا بین الاقوامی اداروں، جیسے اقوام متحدہ یا یورپی یونین، کے بنائے گئے ضوابط پر مشتمل ہوتی ہے۔ مغربی قوانین کے مطابق، جنسی ہراسانی میں ہر وہ فعل شامل ہے جس سے کوئی فرد ناگواری یا خوف محسوس کرے۔ جس میں جنسی نوعیت کی زبانی یا غیر زبانی حرکات، نامناسب اشارے، تبصرے، اور جسمانی حرکات شامل ہیں۔([49])اور اس میں تعلیم خاص طور پر کام کی جگہوں اور عوامی مقامات میں سخت ضابطے دئے گئے۔

جنسی ہراسانی کے نقصانات:

معاشرتی نقصانات: معاشرے پر اس کے منفی اثرات میں سے ایک معاشرتی بگاڑ ہے کہ اس سے معاشرے میں عدم اعتماد اور بے چینی کی فضا قائم ہوتی ہے۔ خاندانی نظام کا بگاڑ بھی ہے کہ اس سے خاندانوں کے خاندان متاثر ہو جاتے ہیں۔ معاشی نقصان بھی ہے کہ ماحول پر اس کے منفی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اپنی عزت کی خاطر نوکری قربان کر دیتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی نقصان بھی ہے کہ لوگ نفسیاتی مسائل جیسے ذہنی دباؤ، ڈپریشن اور خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ متاثر افراد معاشرتی میل جول سے کتراتے ہیں اور معاشرے میں اعتماد کو کھو دیتے ہیں۔

جنسی ہراسانی کا بڑھتا ہوا رجحان:

جنسی ہراسانی دنیا بھر میں ایک سنگین اور حساس نوعیت کا حامل مسئلہ ہے۔ اس کی اہمیت مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر بڑھ رہی ہے:

1۔ **عزت و ناموس کا تحفظ:** معاشرے کا ہر بندہ اپنی عزت و ناموس شخصی احترام کا خواش مند ہے۔ کسی بھی قسم کی جنسی ہراسانی کا اقدام انسان کی عزت نفس پر حملہ تصور کی جاتی ہے، جو اس بندے کے ذہن اور جسم پر برا اثر ڈال سکتی ہے۔

2۔ **انسانی حقوق کی خلاف ورزی:** یہ غیر اخلاقی عمل انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے، اور اس کی روک تھام کے لئے دنیا بھر میں وقتاً فوقتاً قوانین اور پالیسیز بنائی جا رہی ہیں۔

3۔ **معاشرتی امن کا بگاڑ:** یہ مسئلہ صرف متاثرہ فرد تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس کا اثر معاشرتی امن اور باہمی تعلقات پر بھی ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں اس کا بڑھتا ہوا اثر اور رجحان

عصر حاضر میں جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے کئی ایسے عوامل ہیں جو جنسی ہراسانی کے اضافے کا سبب بن رہی ہیں۔ مثلاً: موجودہ دور میں ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا ایسے عوامل ہیں جن کے باعث جنسی ہراسانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک طرف اگر جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا نے لوگوں کو اظہار مافی الضمیر کا موقع دیا ہے تو دوسری طرف یہ لوگوں کی آن لائن ہراسانی، بلیک میلنگ، اور غیر اخلاقی تصاویر یا ویڈیوز کے ذریعے لوگوں کو ہراساں کرنے کا سبب بھی بن رہی ہیں۔

حل مسئلہ کی ضرورت اور اہمیت:

جنسی ہراسانی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے اور اس کا تدارک کرنے کے لئے مناسب قوانین، مذہبی تعلیمات، اور سماجی آگاہی کی ضرورت ہے تاکہ معاشرتی امن، تحفظ، اور ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسلامی اور بین الاقوامی دونوں قوانین کو یکجا کرنے سے معاشرتی اور اخلاقی اصولوں کو مضبوط بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ مجموعی طور پر، اس مسئلے کی اہمیت اور اس کا بڑھتا ہوا رجحان معاشرتی سطح پر ایک چیلنج ہے، جسے حل کرنے کے لئے حکومتی، قانونی، اور مذہبی بنیادوں پر جامع اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔

جنسی ہراسانی کو فروغ دینے والے عوامل:

معاشرتی، نفسیاتی، اور اقتصادی وجوہات: جنسی ہراسانی کی پھیلنے کی وجہ کچھ مختلف معاشرتی، نفسیاتی اور اقتصادی مسائل بھی ہیں جو مؤثر طور پر ذہنی کیفیت، سماجی رویوں اور معاشرتی اقدار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

معاشرتی وجوہات: معاشرتی عوامل ہراسانی کو فروغ دینے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں: ثقافتی روایات: جس معاشرے میں مرد خد کو طاقتور اور عورت کو کمزور سمجھے وہاں جنسی ہراسانی کو یا تو نظر انداز کیا جاتا ہے یا قبول کیا جاتا ہے۔

خواتین کی حیثیت کو کمزور سمجھنے کا تصور: جس معاشرے میں خواتین کی حیثیت کو سرے سے تسلیم نہیں کیا جاتا وہاں احساس کمتری کے باعث خواتین جنسی ہراسانی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

میڈیا کا اثر: ٹیلی ویژن، ڈراموں، فلموں، اور سوشل میڈیا پر موجود فحش اور منفی مواد جنسی ہراسانی کو فروغ دیتا ہے، جہاں عورتوں کی جسمانی کشش کو نمایاں طور پر دکھایا جاتا ہے۔ جس سے جنسی جبلت میں ھیجان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

کمزور قانونی نظام: جن ممالک میں قانونی تحفظ نہیں ہو تا وہاں مجرموں کو ایسے جرائم مبتلا ہونے کا حوصلہ ملتا ہے۔

نفسیاتی وجوہات:

نفسیاتی بیماری فرد کے رویے اور ذہنی صحت کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ مثلا:

1۔ **طاقت اور برتری کا احساس:** کچھ لوگوں کے اندر دوسروں پر اپنی برتری اور طاقت کا احساس ہوتا ہے، لہذا کئی دفعہ یہ احساس ہراسانی جیسے منفی رویوں اور جرائم کی طرف راغب کرتا ہے۔

2۔ **ذہنی دباؤ اور نفسیاتی مسائل:** جن لوگوں کو ذہنی دباؤ، غصہ یا احساس برتری یا کمتری کا شکار ہوتا ہے وہ اپنی اندرونی کیفیت کا بڑاس دوسروں پر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان کا اس قسم کا رویہ دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔

اقتصادی وجوہات:

کچھ اقتصادی عوامل بھی ہیں جو جنسی ہراسانی کے فروغ کا سبب بن جاتے ہیں۔

بے روزگاری اور معاشی دباؤ: بے روزگاری اور کمزور معاشی صورتحال بھی لوگوں کے ذہنوں پر بری اثر ڈالتی ہے جو بسا اوقات جنسی ہراسانی یا دیگر منفی رویوں اور جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے قوانین اور کنونشنز:

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948 میں منظور کردہ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (Universal Declaration of Human Rights) میں انسانی وقار اور عزت کی حفاظت پر زور دیا۔ یہ اعلامیہ بیان کرتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے حقوق اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح: CEDAW (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women)(خواتین کے خلاف تمام قسم کی امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے کنونشن) اس کنونشن میں خواتین کے حقوق اور ان کے تحفظ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

ILO (International Labour Organization) نے بھی کام کے ماحول میں جنسی ہراسانی کے خلاف تحفظ فراہم کرنا اور اس کی روک تھام کرنے کے لئے قوانین وضع کیے ہیں، جیسے کہ Violence and Harassment Convention, 2019 (No. 190) جس کا مقصد کام کی جگہوں پر ہر قسم کی ہراسانی کا خاتمہ ہے۔ ([50])

دیگر عالمی ادارے اور معاہدے:

یورپی کونسل (Council of Europe) نے بھی Istanbul Convention کے ذریعے خواتین کے خلاف تشدد اور ہراسانی کے تدارک کے لئے جامع قوانین مرتب کیے ہیں۔ African Union نے Maputo Protocol کے ذریعے افریقی ممالک میں خواتین کے حقوق اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے مؤثر اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ یہ قوانین ممالک کو پابند کرتے ہیں کہ وہ جنسی ہراسانی کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے داخلی سطح پر مؤثر قوانین بنائیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ ([51])

بین الاقوامی ضوابط کے پس منظر میں جنسی ہراسانی کے عوامل:

آگہی اور معلومات کا فقدان: Lack of awareness and Information

کچھ خواتین جنسی ہراسانی سے متعلق قوانین سے انجان ہوتی ہیں، جس کے باعث ملزمان خود کو طاقتور سمجھ کر اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی ایک قرارداد میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

> "It is important to highlight that many women, and in some cases girls, refrain from reporting or acting as witnesses in examples of harassment due to factors like a lack of information and sexual awareness, fear of retaliation, the ongoing immunity of perpetrators, inadequate measures to address viciousness against women & girls, harmful social stigmas, and potential negative financial repercussions, such as loss of livelihood or decreased income." ([52])

"اکثر معلومات اور آگاہی کی کمی، سزا کے خوف، مجرموں کا بچنا، خواتین اور لڑکیوں کے لیے تشدد کے خلاف ناکافی اقدامات، منفی سماجی اصول، جیسے کہ شرم یا بدنامی، اور منفی معاشی نتائج، جیسے کہ روزگار کا نقصان یا آمدنی میں کمی، وہ عوامل ہیں جو بہت سی خواتین اور، جہاں تک قابل اطلاق ہو، لڑکیوں کو جنسی ہراسانی کی رپورٹ کرنے یا گواہ کے طور پر سامنے آنے سے روکتے ہیں اور انہیں انصاف کی تلاش میں رکاوٹ بنتے ہیں۔"

7- قوانین میں جامعیت کا فقدان: Lack of comprehensiveness in laws

"It is highlighted that the laws targeting violence against women & girls, harassment, are often narrow in scope. Many of these -sexualcontaining laws do not extend to various workstations, such as those of workers, including migrant domestic workers, creating a need -domestic to address these legal gaps."(53)

اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف تشدد کو نشانہ بنانے والے قوانین، جن میں جنسی ہراسانی بھی شامل ہے، عموماً محدود دائرہ کار رکھتے ہیں۔ ان قوانین میں سے بہت سے مختلف کام کی جگہوں کو شامل نہیں ہوتے، جیسے گھریلو ملازمین کے کام کی جگہیں، بشمول غیر ملکی گھریلو ملازمین، جس کی وجہ سے ان قانونی خلا کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔

مغربی ممالک کے قوانین اور قانون سزا کی نوعیت:

مغربی ممالک نے جنسی ہراسانی کی روک تھام کے لئے مختلف تعزیری قوانین بنائے ہیں، اور ان قوانین کی نوعیت عام طور پر سخت اور مؤثر ہوتی ہے۔

امریکہ: امریکہ میں "Title VII of the Civil Rights Act of 1964" کے تحت جنسی ہراسانی کو صنفی امتیاز کی ایک قسم کے طور پر دیکھا جاتا ہے، اور اس کے خلاف شکایت درج کرانے کے لئے Equal Employment Opportunity Commission (EEOC) کو ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ امریکہ میں جنسی ہراسانی کے مرتکب کو مالی جرمانہ، قید، یا بعض صورتوں میں دیگر تعزیری سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ MeToo Movement# نے امریکہ میں جنسی ہراسانی کے مسئلے کو اجاگر کیا اور اس کے خلاف عوامی شعور میں اضافہ کیا۔(54)

برطانیہ: برطانیہ میں Equality Act 2010 کے تحت جنسی ہراسانی کو جرم قرار دیا گیا ہے اور اس کی مختلف اقسام کی تشریح کی گئی ہے، جیسے کہ زبانی، جسمانی، اور غیر اخلاقی طرز عمل کے ذریعے ہراساں کرنا۔ قانون میں یہ بھی شامل ہے کہ اگر کوئی شخص جنسی ہراسانی کا مرتکب ہوتا ہے، تو اس پر جرمانہ، قید یا سماجی بائیکاٹ کی سزا عائد کی جاسکتی ہے۔(55)

فرانس: فرانس میں Code du Travail (Labor Code) کے تحت کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کو جرم تصور کیا ہے۔ اس قانون کے بعد اگر کوئی شخص جنسی ہراسانی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو سخت مالی جرمانہ، قید، اور بعض صورتوں میں ملازمت سے برطرفی کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ [56]

کینیڈا: کینیڈا میں Canadian Human Rights Act کے تحت جنسی ہراسانی کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے، اور یہ قانون کام کی جگہ اور عوامی مقامات پر ہر قسم کی ہراسانی کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے۔ [57] اس کے تحت مجرموں کو مالی جرمانے، اور قید کی سزائیں دی جاسکتی ہیں تاکہ ہراسانی کے واقعات کو کم کیا جاسکے۔

اسلامی اور بین الاقوامی قوانین کا تقابلی جائزہ

شریعت اسلامی اور بین الاقوامی قوانین کا مذکورہ مسئلہ کی نوعیت اور حل مسئلہ کے لئے قانونی چارہ جوئی میں نمایاں اور بنیادی فرق موجود ہے جو ان کے مقاصد، اصولوں اور نفاذ کے وقت واضح طور پر نظر آتا ہے:

- بین الاقوامی قوانین مختلف ممالک کے قوانین اور معاہدات کے ذریعے وضع کیے گئے انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور انسانی عقل غلطی اور خطاء سے محفوظ نہیں ہے۔
- اسلامی قوانین مسئلہ مذکوہ کا فقط قانونی پہلو کا احاطہ نہیں کرتی بلکہ اخلاقی اور روحانی پہلو کا بھی احاطہ کرتی ہے اسی لئے جنسی ہراسانی کے سدباب کے لئے صرف سزا کو مسئلہ کا واحد حل نہیں سمجھتی بلکہ معاشرے میں افراد کی کردار سازی اور اخلاقی تربیت کی بھی تاکید دیتی ہے۔
- بین الاقوامی قوانین میں اخلاقی پہلو کی بجائے قانونی نوعیت کو ترجیح دی جاتی ہے یعنی اخلاقی اور روحانی تربیت کی بجائے سزا کا تصور زیادہ نمایاں ہوتا ہے، جس کا مقصد مجرم کو فوری طور پر سزا دینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔
- اسلامی نقطۂ نظر میں جنسی ہراسانی کے اسباب میں سے اخلاقی تربیت کی کمی، حیا کا فقدان، اور شیطانی عوامل شامل ہیں۔
- بین الاقوامی قوانین میں صنفی مساوات کی عدم موجودگی، آگاہی مہمات کا فقدان، اور قانونی چارہ جوئی میں تساہل اور عدم نفاذ وغیرہ شامل ہیں۔
- بین الاقوامی قوانین میں عمومی طور پر انفرادی اور عمل کی آزادی کی تحت بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو بالآخر جنسی اشتعال کا سبب بن کر جنسی ہراسانی کی طرف منتقل ہوسکتی ہیں خصوصا عصر حاضر میں میڈیا کے مختلف میڈیمز کے ذریعہ مختلف مواد کی اشاعت اور اس تک رسائی کے حوالے سے ایسے قوانین موجود ہیں جن پر مغربی معاشرہ ابھی غور کرکے خود پابندی لگانے کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ جب کہ شریعت اسلامیہ میں انفرادی آزادی اور رسائی ایک حد تک آزادی ہے جس میں شرعی حدود وقیود کی پابندی بھی شامل ہے۔ اس کو سد ذرائع کے طور پر استعمال کرکے ریاستیں اور ان کے سربراہان بطور **راعی** اپنی رعایا کی تربیت کے حوالے سے اقدامات اٹھاسکتے ہیں۔

- اسلامی قوانین کا نفاذ اخلاقی تربیت، معاشرتی تعاون اور ریاست کی ذمہ داری پر منحصر ہے۔ جبکہ بین الاقوامی قوانین کے نفاذ میں ریاستی ادارے اور عدالتیں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔
- اسلام میں اس مسئلے کے بنیادی اسباب پر روک تھام لگادی گئی ہے کہ جو اعمال جنسی ہراسانی کا سبب بنتے ہیں ان کا جڑ سے کاتمہ کر دیا جائے تاکہ اس کی نوبت کم سے کم آئے او معاشرے کی تربیت اس انداز سے ہو کہ اس عمل کی کراہیت لوگوں کے دلوں میں پیوست ہو جائے نہ معاشرے کو مادر پدر آزادی دے کر اس میں سے صرف چند معاملات کو قابل سزا جرم گردانا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں جب کہ جرم کی بنیاد موجود ہو اور اس کو جڑ سے نہ اکھاڑا گیا ہو۔ اس سے جرم کے خاتمے امید رکھنا صحیح نہیں۔

تجاویز:

- حیا، تقویٰ، اور غض بصر کی تعلیم کو نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تربیت دی جا سکے۔
- مساجد، مدارس، اور تعلیمی اداروں میں جنسی ہراسانی کے خلاف شعور بیدار کرنے کے لیے مختلف پروگرامز اور کانفرنسز منعقد کیے جائیں۔
- اسلامی ممالک میں بین الاقوامی قوانین کے مفید پہلوؤں کو اسلامی تشریحات کے مطابق اپنانے کی کوشش کی جائے۔
- اسلامی ممالک میں بین الاقوامی قوانین کے مفید پہلوؤں کو اسلامی ضابطہ اخلاق کے مطابق اپنانے کی کوشش کی جائے۔ اور رپورٹنگ میکانزم، ٹیکنالوجی، اور متاثرین کی مدد کرنے کے طریقوں میں بین الاقوامی معیار کو مد نظر رکھا جائے۔
- اسلامی اور بین الاقوامی قوانین کے اشتراک سے ایسے قوانین بنائے جائیں جو متاثرین کو فوری طور پر انصاف فراہم کریں۔
- جنسی ہراسانی کے مقدمات کے لیے خصوصی عدالتوں کا قیام اور فیصلوں کی بروقت تکمیل کو یقینی بنایا جائے۔
- اس سلسلے میں ریاست کو بھی اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے ایسے امور پر سد ذرائع کے طور پر پابندی لگانی چاہیۓ جو بالآخر جنسی ہراسانی کا سبب بنتی ہیں۔ اس میں سوشل میڈیا کی نگرانی، اسی طرح الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے حوالے سے ایسی نگران باڈیز کا قیام بھی اس کا ایک جزو ہو سکتا ہے جو مسلسل اس حوالے سے نگرانی کرنے کہ کیا میڈیا کے یہ اسباب و ذرائع ایسی بے حیائی کا سبب تو نہیں بن رہے جس سے جنسی اشتعال پیدا ہو اور حلال اسباب مہیانہ ہونے کی وجہ سے وہ جنسی ہراسانی کا سبب بن جائے۔

جنسی ہراسانی ایک بین الاقوامی اور سنگین مسئلہ ہے جس کا حل اسلامی تعلیمات اور بین الاقوامی قوانین کے درمیان توازن قائم کرنے میں مضمر ہے۔ اخلاقی تربیت، قانونی عمل درآمد، اور سماجی شعور کی بیداری کے ذریعے ایک محفوظ اور باوقار معاشرے کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے، جہاں ہر فرد کی عزت و حرمت محفوظ ہو۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

---

[1] ۔ شکیل الرحمان اور دیگر، خواتین کے ہراسمنٹ کے ایکٹ 2010ء میں ہراسمنٹ کی تعریف کا تنقیدی مطالعہ، القمر ج 4، شمارہ 1، جنوری تا مارچ 2021ء۔

Shakeel-ur-Rehman and Others, A Critical Study of the Definition of Harassment in the 2010 Harassment Act, Al-Qamar, Vol. 4, Issue 1, January to March 2021

[2] ۔ مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاھرۃ، المعجم الوسیط، مکتبۃ مصر، 1407ھ/1988ء، ج1، ص112

Majma' al-Lughah al-'Arabiyyah, Al-Mu'jam al-Waseet, Maktabat Misr, 1407 AH/1988 CE, Vol. 1, p. 112

[3] ۔ عبد العزیز بن سعدون، أحکام التحرش الجنسی، جامعۃ الامام محمد بن مسعود الاسلامیۃ المعھد العالی للقضاء، 1433ھ/2012ء، ص30

Abdul Aziz bin Sa'dun, Ahkam al-Taharrush al-Jinsi, Imam Muhammad bin Saud Islamic University, Higher Institute of Judiciary, 1433 AH/2012 CE, p. 30

[4] ۔ سورۃ یوسف:30

Surah Yusuf (12: 30)

[5] ۔ سورۃ یوسف:24

Surah Yusuf (12: 24)

[6] ۔ قطب، سید، فی ظلال القرآن، دار الشروق، بیروت، القاھرہ، 1412ھ/، ج4، ص1977؛ الرازی، فخر الدین، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ/1999ء، ج18، ص444

Qutb, Sayyid, Fi Zilal al-Qur'an, Dar al-Shuruq, Beirut, Cairo, 1412 AH, Vol. 4, p. 1977; Al-Razi, Fakhr al-Din, Mafatih al-Ghayb, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, 1420 AH/1999 CE, Vol. 18, p. 444

[7] ۔ سورہ النور، آیت:30-31

Surah An-Nur(24:30-31)

[8] ۔ سورہ الاحزاب، آیت:59

Surah Al-Ahzab(33:59)

[9] ۔ سنن ابن ماجہ، دار لفکر، بیروت، 1414ھ/1994ء، ج2، ص539

Sunan Ibn Majah, Dar al-Fikr, Beirut, 1414 AH/1994 CE, Vol. 2, p. 539

[10] ۔ زمخشری، جار اللہ، الفائق، دار الفکر بیروت 1413ھ/1992ء، ج1، ص341

Zamakhshari, Jar Allah, Al-Fa'iq, Dar al-Fikr, Beirut, 1413 AH/1992 CE, Vol. 1, p. 341

[11] ۔ سورۃ النساء:25

Surah An-Nisa(4:25)

[12] ۔ سورۃ المائدہ:5

Surah Al-Ma'idah (5:5)

[13] ۔ سورۃ الأعراف:33

Surah Al-A'raf (7:33)

[14]۔ سورۃ الأنعام:151

Surah Al-An'am (6:151)

[15] ۔ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین ،شعب الإیمان، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیۃ بومبای بالہند، 1423ھ / 2003 ء، ج10، ص153، رقم:7314؛ سنن ابن ماجہ، ج2، ص، 4181

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin al-Husayn, Sha'ab al-Iman, Maktabah al-Rushd for Publishing and Distribution, Riyadh, in cooperation with Dar al-Salafiyyah, Bombay, India, 1423 AH/2003 CE, Vol. 10, p. 153, No. 7314; Sunan Ibn Majah, Vol. 2, p. 4181

[16] ۔ صحیح بخاری، ج4، ص177

Sahih al-Bukhari, Vol. 4, p. 177

[17] -سنن ترمذی، ج3، ص402، رقم:1952

Sunan Tirmidhi, Vol. 3, p. 402, No. 1952

[18] ۔ سنن ترمذی، ج3، ص402، رقم:1951

Sunan Tirmidhi, Vol. 3, p. 402, No. 1951

[19] ۔ سورۃ النور:30

Surah An-Nur(24:30)

[20] ۔ سورۃ النور:31

Surah An-Nur (24:31)

[21] ۔ الجصاص، احکام القرآن، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 1414ھ /1994ء، ج5، ص172

Al-Jassas, Ahkam al-Quran, Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, Beirut, 1414 AH/1994 CE, Vol. 5, p. 172.

[22] ۔ سورۃ الاحزاب:33

Surah Al-Ahzab (33:33)

[23] ۔ صحیح مسلم، ج3، ص1680، رقم:125

Sahih Muslim, Vol. 3, p. 1680, No. 125.

[24] ۔ سورۃ الاحزاب:53

Surah Al-Ahzab (33:53)

[25] ۔ صحیح بخاری، ج4، ص59، رقم:3006

Sahih Bukhari, Vol. 4, p. 59, No. 3006.

[26] ۔ امام مسلم، الجامع الصحیح، ج4، ص171۔ رقم:2171

Imam Muslim, Al-Jami' al-Sahih, Vol. 4, p. 171, No. 2171.

[27] ۔ امام بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (صحیح بخاری)، دار ابن کثیر بیروت، 1414ھ / 1995ء،، ج3، ص26، رقم:1905

Imam Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih (Sahih Bukhari), Dar Ibn Kathir, Beirut, 1414 AH / 1995 CE, Vol. 3, p. 26, No. 1905.

[28] ۔ سورۃ النور:19

Surah An-Nur (24:19)

[29] ۔ سورۃ النور:30

Surah An-Nur (24:30)

[30] ۔سورۃالنور:31

Surah An-Nur (24:31)

[31] ۔سورۃالاحزاب:32

Surah Al-Ahzab (33:32)

[32] ۔سنن ابن ماجہ،ج5،ص277

Sunan Ibn Majah, Vol. 5, p. 277.

[33] ۔امام مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم،دار إحیاء التراث العربي،بیروت،1420ھ/2000ء،ج4،ص1711

Imam Muslim bin al-Hajjaj al-Qushayri, Sahih Muslim, Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, Beirut, 1420 AH/2000 CE, Vol. 4, p. 1711.

[34] ۔سورۃالنور:2

Surah An-Nur (24:2)

[35] ۔امام بخاریؒ، صحیح بخاری،ج3،ص165

Imam Bukhari, Sahih Bukhari, Vol. 3, p. 165.

[36] ۔امام بخاریؒ، صحیح بخاری،ج2،ص625

Imam Bukhari, Sahih Bukhari, Vol. 2, p. 625.

[37] ۔السیوطی،جلال الدین،الدر المنثور،دار الفکر،بیروت،1413ھ/ 1993ء،ج4،ص312

Al-Suyuti, Jalal al-Din, Al-Durr al-Manthur, Dar al-Fikr, Beirut, 1413 AH/1993 CE, Vol. 4, p. 312.

[38] ۔امام عزالدین بن عبد السلامؒ، قواعد الأحکام في مصالح الأنام،دار المعارف، مصر،1488ھ/1968ء،ج1،ص87

Imam Izz al-Din bin Abdul-Salam, Qawa'id al-Ahkam fi Masalih al-Anam, Dar al-Ma'arif, Egypt, 1488 AH/1968 CE, Vol. 1, p. 87.

[39] ۔موفق الدین أبو محمد(ابن قدامہ)،**المغنی،دار لفکر،بیروت،1404ھ/1984ء،ج8،ص335**

Muwaffaq al-Din Abu Muhammad (Ibn Qudamah), Al-Mughni, Dar al-Fikr, Beirut, 1404 AH/1984 CE, Vol. 8, p. 335.

[40] ۔الکاسانی،بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،1406ھ/1998ء،ج7،ص62

Al-Kasani, Bada'i' al-Sana'i' fi Tarteeb al-Sharai', Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1406 AH/1998 CE, Vol. 7, p. 62.

[41] ۔**ابو لحسن،برہان الدین،الہدایۃ،ج2**،دار إحیاء التراث العربي،بیروت،1420ھ/2000ء،ج2**ص45-50**

Abu al-Hasan, Burhan al-Din, Al-Hidayah, Vol. 2, Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, Beirut, 1420 AH/2000 CE, Vol. 2, p. 45-50.

[42] ۔**ابو لحسن،برہان الدین،الہدایۃ**،ج1،ص256

Abu al-Hasan, Burhan al-Din, Al-Hidayah, Vol. 1, p. 256.

[43] ۔سحنون بن سعید التنوخي،المدونۃ الکبری،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،1414ھ/1994ء،**ج4،ص348-351**

Sahnun bin Said al-Tanukhi, Al-Mudawwanah al-Kubra, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1414 AH/1994 CE, Vol. 4, p. 348-351.

[44] ۔ الشافعی، محمد بن ادریس، کتاب الام، دار المعرفۃ، بیروت، 1410ھ/1990، ج6، ص200-205

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Kitab al-Umm, Dar al-Ma'arifah, Beirut, 1410 AH/1990 CE, Vol. 6, p. 200-205.

[45] ۔ الشافعی، محمد بن ادریس، کتاب الام، ج9، ص116-118

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Kitab al-Umm, Vol. 9, p. 116-118.

[46] ۔ ابن قدامہ، المغنی، ج10، ص149-153

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 10, p. 149-153.

[47] ۔ ابن قدامہ، المغنی، ج9، ص116-118

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 9, p. 116-118.

[48]. General Assembly, 73 rd session,3rd Committee,Agenda item 29, Resolution adopted by the General Assembly On 17 December 2018,[on the report of the Third Committee (A/73/582)]73/148.Intensification of efforts to prevent and eliminate all forms ofviolence against women and girls: sexual harassment, Page no:4. Retrived from: https://undocs.org/pdf?symbol=en/A/RES/73/148

[49]. https://www.eeoc.gov/sexual-harassment

[50]-https://en.wikipedia.org/wiki/Violence_and_Harassment_Convention;

https://www.ilo.org/publications/ilo-convention-190-right-everyone-world-work-free-violence-and-harassment.

[51] . https://www.coe.int/en/web/gender-matters/council-of-europe-convention-on-preventing-and-combating-violence-against-women-and-domestic-violence;

https://en.wikisource.org/wiki/Maputo_Protocol

[52] . General Assembly, Intensification of efforts to prevent and eliminate all forms of violence against women and girls: sexual harassment,2018,page :3 available at : www.undocs.org/en/A/73/294/Dated: 06/09/2020

[53] ،General Assembly, Intensification of efforts to prevent and eliminate all forms of violence against women and girls: sexual harassment,2018,page :4 available at : www.undocs.org/en/A/73/294/Dated: 06/09/2020

[54] . https://www.eeoc.gov/harassment

[55] . https://www.eeoc.com/policy/laws/title-vii-of-the-civil-rights-act-of-1964/

[56].https://www.legifrance.gouv.fr/codes/article_lc/LEGIARTI000026268387/

[57] . https://www.thecanadianencyclopedia.ca/en/article/canadian-human-rights-act